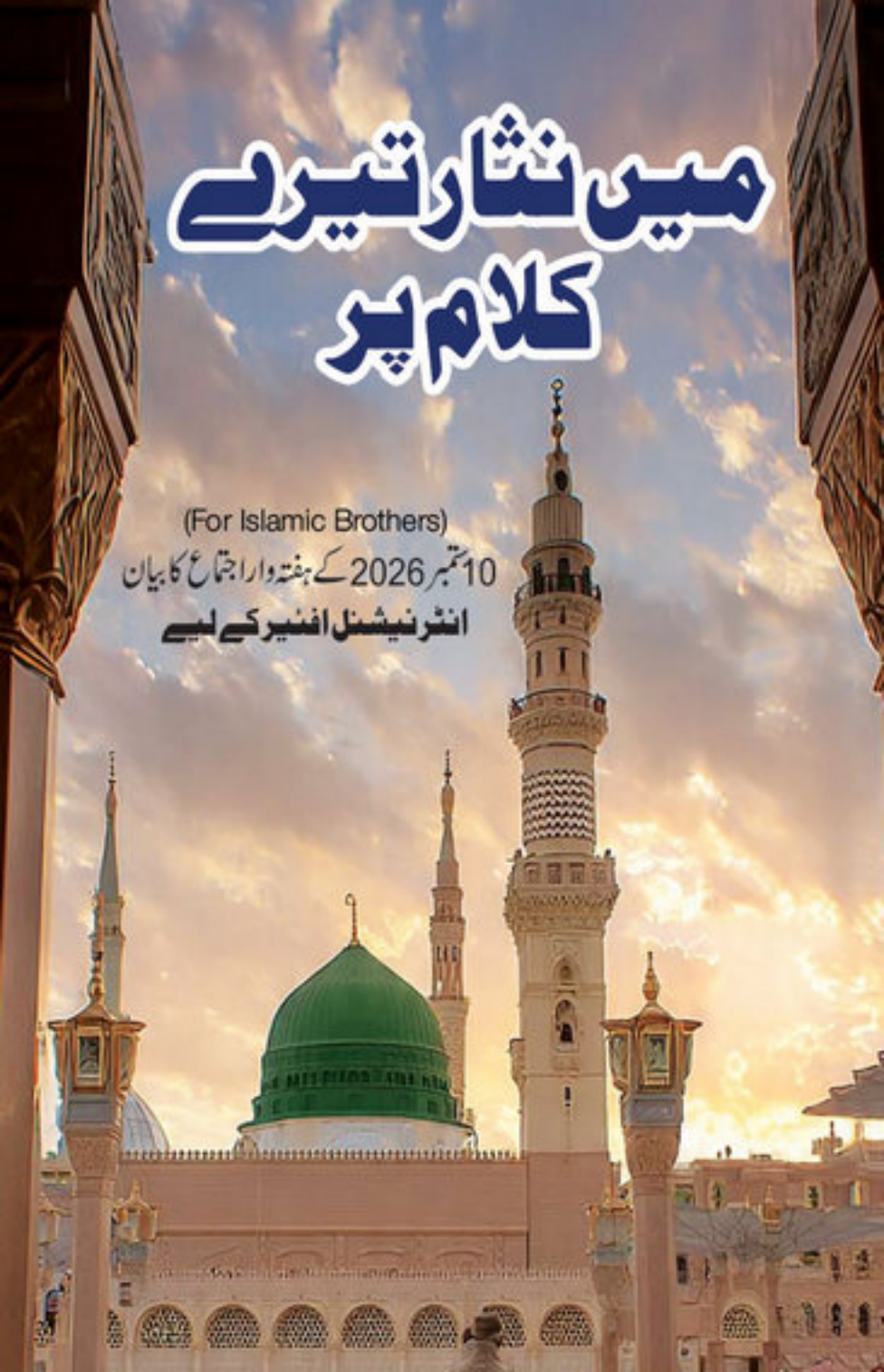
میں نثار تیرے
کلام پر
(For Islamic Brothers)
10 ستمبر 2026 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان
انٹرنیشنل افئیر کے لیے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِی

ترجمہ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (معجم کبیر، 82/3، حدیث: 2729)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِن کلمات کی گہرائی تو سمندر جیسی ہے

ایک صحابی ہوئے ہیں: حضرت ضِمَاد بن ثَعْلَبَہ اَزْدِی رَضِیَ اللہُ عنہ۔ آپ نے ابتدائے اِسلام ہی میں ایمان قبول کر لیا تھا بلکہ آپ وہ خوش بخت ہیں کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ابھی اِعلانِ نبوت نہیں فرمایا تھا، اس سے پہلے بھی آپ کے دوست تھے۔ حضرت ضِمَاد رَضِیَ اللہُ عنہ طَبِیْب (یعنی ڈاکٹر) تھے اور اُس دور کے طَور طریقے کے مطابق دَم بھی کیا کرتے تھے۔ آپ یمن میں رہتے تھے، وہیں لوگوں کا عِلاج کرتے تھے۔[2]

آپ کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ بڑا دِلچسپ ہے۔ آیئے! سُنتے ہیں: **مُسْلِم شریف** میں حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جنابِ ضِمَاد (جو اس وقت تک مسلمان نہیں تھے) اور مَنْتَر وغیرہ کر کے جنّ نکالا کرتے تھے، ایک دِن آپ مکّہ مکرمہ

1…جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔
2…الاستیعاب، جلد: 2، صفحہ: 303۔

آئے۔ یہاں غیر مُسلِموں نے مشہور کر رکھا تھا کہ حضرت مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم (معاذَ اللہ!) مَجْنُون ہو گئے ہیں۔ جنابِ ضِمَاد نے جب یہ سُنا تو بولے: میں انہیں دیکھوں، ہو سکتا ہے کہ میرے مَنْتَر سے اِنہیں شِفا مل جائے۔ چنانچہ جنابِ ضِمَاد بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو گئے۔

سُبْحٰنَ اللہ! اس پاک بارگاہ کی تو کیا شان ہے...!!

جنابِ ضِمَاد نے رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں عرض کیا: میں جنّ نکالنے کا مَنْتَر جانتا ہوں، اللہ پاک نے میرے ہاتھ میں شفا بھی رکھی ہے، کیا آپ کو دَم کر دُوں...؟

اللہُ اَکْبَر! جو تمام جہانوں بلکہ خُود جنّات کے بھی نبی ہیں، بھلا اُن کو کسی جنّ کا کیا خطرہ...!! اَصْل میں دَم کی ضرورت تو جنابِ ضِمَاد کو تھی۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں دَم کر دیا۔ کیا دَم کیا؟ سنیئے! روایت کے الفاظ ہیں: رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے جنابِ ضِمَاد کی بات سُن کر فرمایا:

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ، نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ، مَنْ یَّھْدِہِ اللہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ، وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ترجمہ: بے شک سب تعریفیں اللہ پاک کی ہیں، ہم اس کی حمد کرتے، اس سے مدد چاہتے ہیں، جسے اللہ پاک ہدایت بخشے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جو اس کی بارگاہ سے دھتکارا ہوا ہو، اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک مُحَمَّد اللہ پاک کے بندے اور رسول ہیں۔

پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے یہ چند مُبارَک جملے جنابِ ضِمَاد پر اَثَر

کر گئے، کہنے لگے: اے مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! یہ (پیارے پیارے) کلمات پھر سُنایئے! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی بابَرَکت زَبان سے پھر یہی کلمات ارشاد فرمائے، جنابِ ضِماد بولے: ایک بار پھر سُنا دیجئے! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تیسری بار یہی کلمات ارشاد فرمائے۔ اب تو جنابِ ضِماد کا سینہ روشَن ہو چکا تھا، بولے: ❁ میں نے کاہِنوں کا کلام بھی سُنا ہے ❁ جادُوگروں کی باتیں بھی سُنی ہیں ❁ شاعِروں کے اَشْعار بھی سُنے ہیں لیکن آج تک ایسا کلام کبھی نہیں سُنا، **اِن مُبارَک کلمات کی گہرائی تو سمندر جیسی ہے۔** یہ کہہ کر جنابِ ضِماد نے ہاتھ آگے بڑھایا اور کہا: هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ **اے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہاتھ بڑھایئے! کلمہ پڑھا کر مجھے اپنا بنا لیجئے!**[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اُس دہن کی طَرَاوَت پہ لاکھوں سلام

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے کلامِ پاک کی بھی کیا نِرالی شان ہے...!! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سَر تا پا معجزہ ہی معجزہ ہیں ❁ ہاتھ مُبارَک بھی معجزہ ❁ آنکھ مُبارَک بھی معجزہ ❁ بینی (یعنی ناک) مُبارَک بھی معجزہ ❁ اور قربان جایئے! دَہن مبارَک (یعنی مُنہ کا اندرونی حصّہ) بھی معجزہ ہے ❁ اس دَہن مبارک میں بننے والا لُعاب شریف (یعنی تھُوک مُبارَک) کھاری (نمکین) کنویں میں پڑ جائے تو اسے میٹھا کر دیتا ہے ❁ نکلی ہوئی آنکھ میں لگے تو آنکھ ٹھیک بھی ہو جاتی ہے، پہلے سے زیادہ روشن بھی ہو جاتی ہے ❁ ٹوٹے ہوئے بازُو پر لگے تو بازُو جُڑ جاتا ہے ❁ کسی کے مُنہ میں چلا

1... مسلم، کتاب الجمعۃ، باب تخفیف الصلاۃ والخطبۃ، صفحہ: 310، حدیث: 868۔

جائے تو سب گندی عادات سے نَجات بخش دیتا ہے ❁ اور اِس دَہن مقدّس سے نکلے ہوئے الفاظ کی یہ تاثیر ہے کہ کانوں کے رستے دِل میں اُترتے ہیں اور دِل کی تمام سیاہیاں دُور کر کے دِل کو روشن اور چمکدار کر دیتے ہیں۔

مِنبَر جُھوم اُٹھا

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ضِماد رَضِیَ اللہُ عنہ جیتے جاگتے انسان تھے ❁ اُن میں رُوح بھی تھی ❁ سانسیں بھی چل رہی تھیں ❁ صِرف دِل مُردہ تھا، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے کلام مبارک کی تاثیر سے ان کا دِل زِندہ ہو گیا...!! مگر یاد رکھئے گا کہ یہ کلام مبارک صِرف مُردہ دِلوں کو ہی زندہ نہیں کرتا بلکہ بے جان چیزوں میں بھی جان ڈال دیتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک دِن رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم مِنبَر مبارک پر تشریف لائے، آپ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ آیتِ کریمہ تِلاوت فرمائی:

وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۖ (پارہ:24، سورۂ زُمر:67)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کی قدر کرنے کا حق تھا۔

پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پُرجوش انداز میں اللہ پاک کی شانیں بیان کرنے لگے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے اِس کلام مُبارک کو سُن کر لکڑی کا بنا ہوا مِنبَر مُبارک بھی جھومنے لگا، حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم خطبہ دے رہے تھے اور مِنبَر یُوں جھوم رہا تھا کہ ہمیں خطرہ ہو گیا کہ کہیں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو تکلیف نہ پہنچ جائے۔[1]

1... ابن حبان، کتاب اخبارہ... الخ، باب ذکر اخبار عن تمجید... الخ، صفحہ:1960، حدیث:7327 ملخصاً۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا شانِ عالی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں غور کرنے کی ایک بات ہے۔ **کلام** کسے کہتے ہیں؟ ہمارے سینے میں، پھیپھڑوں کے اندر ہَوا ہوتی ہے، جب ہم بولنے کا اِرادہ کرتے ہیں تو وہاں سے وہ ہَوا اُٹھتی ہے، پھر گلے اور مُنہ کے مختلف حصّوں سے ٹکرا کر لفظوں کی صُورت اختیار کرتی ہے۔ یعنی یہ جو ہمارے الفاظ ہیں، یہ سینے سے اُٹھنے والی اس ہَوا سے بنتے ہیں، لفظوں کا جو فرق ہے، یہ مَخارِج کے ذریعے ہوتا ہے ❁ اگر وہ ہَوا حلق کے نیچے والے حصّے سے ٹکرا کر نکلے تو **ہمزہ** بنتا ہے ❁ حلق کے درمیان والے حصّے سے ٹکرا کر نکلے تو **عین** بنتا ہے ❁ زبان کی جڑ اور تالُو کے سخت حصّے سے ٹکرا کر نکلے تو **کاف** بنتا ہے ❁ دونوں ہونٹوں کے تَر سے حصّے سے ٹکرا کر نکلے تو **باء** بنتا ہے ❁ غرض کہ اَصْل وہ سینے سے اُٹھنے والی ہوا ہے، اُسی سے الفاظ بنتے ہیں، اُسی سے جملے بنتے ہیں، اُسی سے کلام بنتا ہے۔ اب سوچنے کی بات ہے، نبی اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے سینہ مبارَک سے اُٹھنے والی وہ مقدّس ہَوا، جب زَبانِ مُبارَک کے ذریعے کلام بن کر نکلتی ہے تو اُس ہَوا میں یہ تاثیر آجاتی ہے کہ مُردے تو مُردے رہے، بالکل بے جان چیزیں، جن میں کبھی جان تھی ہی نہیں، اُن میں بھی جان پڑ جاتی ہے، وہ بھی اس کلام مبارک کو سُن کر جھومنے لگ جاتی ہیں۔

اب سوچئے! جب سینہ مبارَک سے اُٹھنے والی اس ہَوا کی یہ تاثیر ہے تو پھر ❁ مبارَک ہاتھوں کی تاثیر کیا ہوگی ❁ پیاری پیاری، سُہانی سُہانی آنکھوں کی شان کیا ہوگی ❁ کانوں کی شان کیا ہوگی ❁ سراپائے مصطفےٰ کی تاثیر کیا ہوگی....؟

اِس زَباں سے ہمیشہ حق ہی نکلتا ہے

ابُوداوٗد شریف حدیثِ پاک کی مشہور اور معتبر کتاب ہے، اس میں حدیثِ پاک ہے، صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میری عادَت تھی، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے جو کچھ بھی سنتا، اسے لکھ لیا کرتا تھا۔ قریش کے کچھ لوگ مجھے کہنے لگے: اے عبد اللہ! انسان کی کیفیات بدلتی رہتی ہیں ❁ کبھی آدمی غُصّے میں ہوتا ہے ❁ کبھی خُوشی کی کیفیت ہوتی ہے، لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ہر بات نہ لکھا کرو! فرماتے ہیں: یہ سُن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ پھر میں نے یہ سارا مُعَامَلہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں عرض کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُنگلی مُبارَک سے اپنے مُنہ کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اُكْتُبْ یعنی اے عبد اللہ! میری ہر بات لکھا کرو! فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ، مَا یَخْرُجُ مِنْہُ اِلَّا حَقٌّ اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے...!!! اِس (زَبان) سے حق کے سِوا کچھ نہیں نکلتا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے کلامِ پاک کی کیا نِرالی شان ہے...!! ایک ہم جیسے نکمے لوگ ہیں ❁ غُصّے میں ہوں تو اَوّل فَوّل بکنے لگتے ہیں ❁ خُوشی میں ہوں تو پتا ہی نہیں چلتا، بَول کیا رہے ہیں ❁ کسی کی تعریف کرنے پر آئیں تو جھوٹے مبالغے کر کے تعریفوں کے پُل باندھ دیتے ہیں ❁ کسی کی بُرائی کرنے پر آئیں تو جھوٹے الزامات لگا ڈالتے ہیں مگر قربان جائیے! یہ میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مبارَک کلام ہے ❁ حالتِ جلال میں ہوں، تب بھی حق بولتے ہیں ❁ خُوشی کی کیفیت میں ہوں تب بھی حق ہی

1... ابو داوٗد، کتاب العلم، باب کتابۃ العلم، صفحہ: 578، حدیث: 3646۔

فرماتے ہیں ۞ غرض کہ کسی بھی کیفیت میں اِس زَبان مبارک سے کبھی غلط بات تو دُور کی بات ہے، ایک غلط حرف بھی کبھی ادا نہیں ہوا ہے۔

جن کی ہر بات وحیٔ خُدا

اللہ پاک قرآنِ کریم میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان بتاتے ہوئے فرماتا ہے:

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى ۝ (پارہ:27، سورۂ نَجم:3،4)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ کوئی بات خواہش سے نہیں کہتے۔ وہ وحی ہی ہوتی ہے جو انہیں کی جاتی ہے۔

مَشْہُور مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ان آیات کے 2 مطلب ہو سکتے ہیں: (1): پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فَنَافِیِ اللہ کے اُس بلند تَرِین درجے پر پہنچے ہوئے ہیں کہ کلام **رَبِّ وَاحِد لاشَرِیک** کا ہے مگر جارِی اِس زَبانِ پاک سے ہو رہا ہے (2): دوسرا مطلب یہ ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زَبان مبارَک پر جو بھی بات جارِی ہو، اس کی 2 ہی صُورتیں ہوں گی: **پہلی صُورت** یہ کہ وہ کلام رَبِّ کا مقدّس قرآن ہو گا **دوسری صُورت** یہ کہ وہ حدیث کہلائے گی اور یہ دونوں ہی اللہ پاک کی طرف سے وَحی ہیں۔ **قرآن کو وحی جلی کہتے ہیں**، اِس کی نماز میں تِلاوت کی جاتی ہے۔ **حدیثِ پاک کو وَحی خفی کہتے ہیں**، اِس کی نماز میں تِلاوت نہیں ہوتی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ان قرآنی آیات سے معلوم ہو گیا کہ پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جب بھی ہونٹوں کو کھولتے ہیں، زَبانِ پاک کو حرکت دیتے ہیں تو اِس میں

1... شانِ حبیب الرحمٰن، صفحہ:227، 228 بتصرف۔

نفس کی خواہش کا کچھ بھی حصّہ شامل نہیں ہوتا۔

اُبو عُمَیر کی چڑیا

مشہور صحابیِ رسول حضرت اَنس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ کے چھوٹے بھائی تھے: حضرت اَبُو عُمَیر رَضِیَ اللہُ عنہ۔ یہ ننھے بچے تھے اور اِنہوں نے ایک چڑیا پال رکھی تھی، اُس کے ساتھ کھیلا کرتے تھے، ایک دِن پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ان کے گھر تشریف لائے، کیا دیکھا کہ حضرت اَبُو عُمَیر رَضِیَ اللہُ عنہ غمگین بیٹھے ہوئے ہیں۔

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اِسے کیا ہوا؟ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اِن کی چڑیا مَر گئی ہے۔ پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا دِل بہلانے کے لئے فرمایا: یَا اَبَا عُمَیْر! مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ یعنی اے ابو عمیر! چڑیا کا کیا ہوا...؟[1]

اب یہ ایک خاص واقعہ ہے، مختصر سی بات ہے ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مِنبَر پر خطبہ ارشاد نہیں فرما رہے تھے ❁ دَرْس نہیں دے رہے تھے ❁ نیکی کی دعوت ارشاد نہیں فرما رہے تھے ❁ کسی آیت کی تشریح نہیں ہو رہی تھی ❁ بلکہ عام نارمل حالت ہے، ہمارے ہاں بھی بچّے بعض دفعہ غمگین ہو جاتے ہیں، اُداس ہوتے ہیں، ہم بھی اُنہیں بہلاتے ہیں مگر قربان جائیے! پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صِرْف ایک غمگین بچے کو بہلانے کی خاطِر، ان کے دِل کو تسکین دینے کی خاطِر صِرْف دو جملے ارشاد فرمائے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ ذیشان بھی دِین میں بڑا مقام رکھتا ہے، ایسا مقام کہ **عُلَمائے کرام نے اس حدیثِ پاک سے 400 علمی مسئلے نکالے ہیں۔**[2]

1... الادب المفرد، باب اَلْکُنْیَۃُ لِلصَّبِی، صفحہ: 252، حدیث: 847۔
2... نیل الابتہاج، رقم: 541، صفحہ: 411۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ شانِ کلامِ مصطفےٰ ہے...! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم صرف مِزاح میں کلام فرمائیں تو اُس سے کسی کام کی صِرْف ترغیب نہیں...!! ترغیب ہلکی ہوتی ہے، ترغیب تو ہم عام لوگوں کے جملوں سے بھی لے سکتے ہیں، اللہ والے جو ہوتے ہیں، وہ بچوں کی معمولی باتوں سے بھی عبرت کے مدنی پھول نکال لیا کرتے ہیں، یعنی ترغیب اور چیز ہوتی ہے، علمی مسائل اور ہوتے ہیں، قربان جایئے! محبوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مِزاح بھرے کلامِ پاک سے 400 علمی مسائل اَخذ کئے جارہے ہیں، جب مِزاح بھرے کلام کی یہ شان ہے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مِنْبَرِ مبارک پر جو خطبے ارشاد فرماتے تھے، ان کی شان کیا ہوگی...!!

مِزاح میں بھی حق ہی بولتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک دِن پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں جو خبر بھی تمہیں دیتا ہوں، وہ یقیناً اللہ پاک کی طرف سے ہوتی ہے، اِس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہوتا۔[1] صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہم سے خوش طبعی بھی تو فرماتے ہیں؟ (کیا یہ خوش طبعی والا کلام بھی حق ہوتا ہے؟) فرمایا: اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا بیشک میں حق کے سِوا کچھ نہیں کہتا۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ مِزاحِ مصطفےٰ کی شان ہے کہ مِزاح میں بھی جو کچھ فرماتے ہیں، حق ہی فرماتے ہیں، کبھی بھی زبانِ مبارک پر ناحق بات آتی ہی نہیں ہے۔

خواہش پرستی والی باتیں

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ہمارے لئے بھی ایک سبق ہے۔ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ

1... مسند بزار، جلد:15، صفحہ:340، حدیث:8900۔

2... مسند امام احمد، جلد:4، صفحہ:339، حدیث:8705۔

آلِہٖ وَسَلَّم کی کیا شان ہے؟

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ (پارہ:27، سورۂ نجم:3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ کوئی بات خواہش سے نہیں کہتے۔

ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نفس کی خواہش سے کلام نہیں فرماتے۔ اب غور فرمائیے! ہمارا حال کیا ہے؟ شاید ہماری 100 میں سے 99 باتیں خواہشِ نفس ہی کی وجہ سے ہوتی ہیں ❁ دِل چاہا باتیں کروں، کرنا شروع ہوگئے ❁ دِل چاہا خُوش گپیاں ہَوں، خوش گپیاں شروع ہوگئیں ❁ نفس چاہتا ہے، ہم اپنے مُنہ میاں مٹھو بنیں یعنی اپنے مُنہ، اپنی ہی تعریفیں کرنا شروع کر دیتے ہیں ❁ اپنی پوشیدہ نیکیاں ظاہِر کرنا، اِن پر اپنی بڑائیاں بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں ❁ نفس چاہتا ہے تو لوگ غیبتیں بھی کرتے ہیں ❁ چغلیاں بھی کرتے ہیں ❁ جھوٹ بھی بولتے ہیں ❁ مذاق مسخری کی محفلیں بھی سجتی ہیں ❁ ایک دوسرے پر جملے بھی کَسے جاتے ہیں ❁ فضول باتیں بھی ہوتی ہیں ❁ زبان کے ذریعے گُناہوں کا انبار بھی لگایا جاتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ہم پر وَحْی نہیں آئے گی، وَحْی کا دروازہ بند ہے، پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی بن کر تشریف لا چکے ہیں، اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، کسی پر وَحْی نہیں اُترے گی، یعنی اگرچہ ہم وَحْی کے ذریعے کلام نہیں کر سکتے مگر رَبّ کی رضا کے لئے تو کر سکتے ہیں...!! اللہ پاک جن باتوں سے ناراض ہوتا ہے، ان باتوں سے تو بچ سکتے ہیں ❁ جن باتوں میں اللہ پاک کی رضا ملتی ہے، وہ باتیں تو ہم کر سکتے ہیں۔ مگر افسوس! آج عجیب دَور ہو گیا ہے، جن باتوں میں اللہ پاک کی رضا ہے، وہ بولتے ہوئے ہمیں شرم آتی ہے، جھجک ہوتی ہے ❁ نیکی کی دعوت دینے میں رَبّ کی رضا ہے مگر ہم شرماتے ہیں ❁ اذان پڑھنے میں رَبّ کی رضا ہے، ہم شرماتے ہیں ❁ دَرْس دینے میں رَبّ کی رضا ہے مگر

ہم سے نہیں دیا جاتا، جھجک ہوتی ہے ❁ دوسری طرف دیکھئے! جن باتوں میں اللہ پاک کی ناراضی ہے، وہ باتیں لوگ انتہائی بے شرمی کے ساتھ کر رہے ہوتے ہیں ❁ فحش باتیں کی جاتی ہیں ❁ گالی دِی جاتی ہیں ❁ غیبتیں اور چُغلیاں کی جاتی ہیں ❁ اِلزام تَراشیاں بھی ہوتی ہیں ❁ بڑی دلیری کے ساتھ جھوٹ بھی بولا جاتا ہے، افسوس! یہ گُناہوں بھری باتیں کرتے ہوئے لوگوں کو شرم نہیں آتی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک عظیم سُنّت

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بھی پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فُضُول کچھ بھی نہیں بولتے تھے، جو فرماتے تھے، معنیٰ خیز ہوتا تھا، حکمت سے بھرپُور ہوتا تھا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس سُنّت پر بھی عَمَل کریں، زبان کی حفاظت کیا کریں، ہمیشہ اچھی بات ہی کیا کریں، فضول اور گُناہوں بھری باتوں سے ہر دَم بچتے رہا کریں۔ ❁ **فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے:** جو مجھے اپنے 2 جبڑوں اور ٹانگوں کے درمیان کی چیز (یعنی زَبان اور شرم گاہ) کی ضَمانت دے میں اُسے جنت کی ضَمانت (گارنٹی) دیتا ہوں۔[1] ❁ **ایک روایت میں ہے:** بیشک جنت میں ایسے گھر ہیں جس کے اَندر سے اُن کا باہر اور باہر سے اندر کا حصہ نظر آتا ہے۔ ایک دیہاتی نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! یہ کس کے لئے ہیں؟ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ❁ جو اچھی گفتگو کرے ❁ کھانا کھلائے ❁ مسلسل روزے رکھے ❁ اور رات کو جب لوگ سو جائیں تو نماز پڑھے۔[2]

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، صفحہ: 1591، حدیث: 6474۔
2... ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ غرف الجنۃ، صفحہ: 597، حدیث: 2527۔

❁ ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: اچھی بات صدقہ ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا صادِق بھی ہیں، مَصْدُوق بھی ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی ہر بات، ہر ہر فرمان حق، حق اور حق ہے۔ اِس زَبانِ پاک سے جو لفظ بھی نکلا، حق ہی نکلا، حق کے سوا کچھ نہیں نکلا۔ یہ بات اپنی جگہ حق ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی ایک اور شان بھی بیان کی ہے، فرماتے ہیں: ھُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ یعنی پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم صادِق بھی ہیں، مَصْدُوق بھی ہیں۔[2] یعنی سچّے بھی ہیں اور اللہ پاک نے یہ شان بھی عطا فرمائی کہ جو فرما دیتے ہیں، ویسا ہی ہو جاتا ہے۔

بے مثال طاقت بخش دی

ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہوئے ہیں، اُن کا اصل نام کیا ہے؟ کسی کو نہیں پتا، علّامہ ابنِ حجر رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ان کے نام کے متعلق 21 اَقْوال لکھے ہیں، یعنی اُن کے نام کے متعلق اتنا اِختلاف ہے، یہ اپنے لقب سے مشہور ہیں اور یہ لقب ان کو رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے عطا فرمایا تھا، ان کو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا لقب اتنا پسند آگیا کہ اسی سے مشہور ہو گئے۔ وہ لقب کیا ہے؟ لقب ہے: سَفِیْنَہ۔ حضرت سَفِیْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بڑے مشہور صحابی ہیں۔ اِن کو یہ لقب کیوں مِلا تھا؟ اِس تعلق سے آپ خُود فرماتے ہیں: ایک مرتبہ پیارے

1... بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب من اخذ بالرکاب ونحوہ، صفحہ: 768، حدیث: 2989 ملتقطاً۔
2... بخاری، کتاب التوحید، باب قولہ تعالی: ولقد سبقت کلمتنا... الخ، صفحہ: 1799، حدیث: 7454۔

آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کہیں تشریف لے جارہے تھے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم بھی ساتھ تھے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کے پاس جو سامان تھا، وہ اُٹھانے میں انہیں دُشواری ہو رہی تھی، رحم و کرم فرمانے والے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے جب یہ دیکھا تو مجھ سے فرمایا: اپنی چادر بچھاؤ! میں نے چادر بچھا دی۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم سے فرمایا: سب اپنا سامان اِس چادر پر رکھ دو! سب نے سامان رکھ دیا۔ اب وہ سارا سامان چادر میں باندھ کر میرے اُوپر رکھ دیا گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِحْمِلْ، فَاِنَّمَا اَنْتَ سَفِینَۃُ اِسے اُٹھاؤ! بیشک تم سفینہ (یعنی کشتی) ہو۔[1] روایات میں ہے: اس واقعہ کے بعد حضرت سفینہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی یہ حالت تھی کہ ایک اونٹ کا بوجھ اکیلے اُٹھالیا کرتے تھے۔[2]

کنویں کا پانی میٹھا ہو گیا

ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کے ساتھ کہیں تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک جگہ ایک کنواں آیا، اُس کا پانی کڑوا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اِس کا نام کیا ہے؟ کہا گیا: اس کا نام بَیْسَان ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بَلْ ھُوَ نُعْمَانُ نہیں...!! بلکہ یہ نعمان ہے۔

روایت میں ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مبارک سے بس یہ نام نکلنے کی دَیر تھی، وہ کُنواں جس کا پانی پہلے کڑوا تھا، نام بدلنے سے میٹھا ہو گیا۔[3]

سُبْحٰنَ اللّٰہ! یہ ہے کلامِ مصطفےٰ کی تاثیر...!! جو فرمادیتے ہیں، ویسا ہو جاتا ہے۔ یہاں

1... مسند امام احمد، جلد:9، صفحہ:100، حدیث:22556۔
2... شرح سنن ابی داود لابن رسلان، جلد:15، صفحہ:416، زیرِ حدیث:3797۔
3... شفاء شریف، القسم الاول، الباب الرابع، فصل فی کرامتہ... الخ، جزء:1، صفحہ:236۔

غور کرنے کی بات ہے۔ سائنسی لحاظ سے پانی نمکین اور کڑوا اُس وقت ہوتا ہے، جب اس میں باہَر سے کچھ چیزیں مِل جاتی ہیں۔ پانی کا اَصْل فارمولا ہے: H^2O (ایچ، ٹُو، اَوْ) یعنی دو حصّے ہائیڈروجن ہو اور ایک حصّہ آکسیجن ہو تو پانی بن جاتا ہے، اب پانی جب بارش میں برستا ہے، زمین پر بہتا ہے، زمین کے نیچے چلا جاتا ہے تو اس میں اَور چیزیں بھی شامِل ہو جاتی ہیں، مثلاً سوڈیم کلورائیڈ، میگنیشیم، کیلشیم کاربونیٹ، پوٹاشیم وغیرہ معدنیات جب پانی میں ملتی ہیں تو پانی کا ذائقہ بدل جاتا ہے، پانی نمکین یا کڑوا ہو جاتا ہے، پیا نہیں جاتا، پھر اِن معدنیات کو نکالنے کے لئے ہمارے ہاں لاکھوں کے پلانٹس لگائے جاتے ہیں، کئی قسم کے کیمکلز ڈال کر، لاکھوں روپیہ خرچ کر کے، کتنا سارا ٹائم لگانے کے بعد پانی میں سے اضافی معدنیات نکالے جاتے ہیں، پھر بھی پانی کا وہ اَصْل ذائقہ واپس نہیں آتا۔ سوچنے کی بات ہے! ❁ کوئی پلانٹ نہیں لگایا گیا ❁ پانی کو چھانا بھی نہیں ❁ اُس میں لعاب (یعنی تُھوک مبارک) بھی نہیں ڈالا گیا ❁ بس آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے نام ہی بدلا ہے، اتنا کہنے ہی سے پانی میں شامِل تمام اِضافی معدنیات نکل بھی گئیں، پانی نکھر کر صاف بھی ہو گیا اور صاف بھی ایسا ہوا کہ اس کی حقیقت ہی بدل گئی، پہلے کڑوا تھا، اب میٹھا ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خواب کی بات بھی سچ ہو گئی

پیارے اسلامی بھائیو! کچھ جملے ہوتے ہیں، جنہیں ہم **تکیہ کلام** کہتے ہیں۔ یعنی یہ ایسے جملے ہوتے ہیں کہ بولتے ہوئے ہم ان کا معنیٰ مُراد ہی نہیں لیتے، اِن کے معنیٰ کی طرف ہماری تَوَجُّہ ہی نہیں ہوتی، بس یونہی بولنے کے طور پر بولتے ہیں، جیسے ماؤں کی عادت ہوتی ہے، کہتی ہیں: **تیرا ستیاناس ہو۔ تیرا بیڑا تر جائے۔** اب سَتْیا کیا ہوتا ہے؟ ناس کسے کہتے

ہیں؟ یہ خُود بولنے والوں کو بھی مَعْلُوم نہیں ہوتا، بیڑا تَرنا کسے کہتے ہیں، شاید اس پر توجہ نہیں ہوتی، بس بولنے کے طور پر بول دیتے ہیں۔

ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان مبارک ہے کہ صِرْف تکیہ کلام کے طَور پر بھی جو ارشاد فرماتے ہیں، وہ بھی حق ہو جاتا ہے۔ فَقِیْہُ الْعَصْر (یعنی زمانے کے بہت بڑے عالِم) مفتی امین صاحِب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ایک عالِم صاحِب تھے، وہ بیمار ہو گئے، بہت عِلاج کروایا مگر...!!

اُن کا مرض بڑھتا ہی گیا، بڑھتا ہی گیا، یہاں تک کہ بستر کے ساتھ لگ گئے۔ ایک دِن ان کی قسمت جاگی، سوئے ہوئے تھے، خواب میں بیمار دِلوں کے چین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے، عُلَما تو عُلَما ہوتے ہیں، کوئی بھی حالت ہو، عِلْم کے پیاسے ہی رہتے ہیں، ان عالِم صاحِب کے خواب میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو انہوں نے خواب میں بھی عِلْم ہی کی بات پوچھی، کسی حدیث شریف سے متعلق عرض کیا: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کیا یہ حدیث یُوں ہے (جیسے میں عرض کر رہا ہوں)؟

اب ایسے موقع پر ہم عام طور پر کہہ دیا کرتے ہیں: اللّٰہ تیرا بھلا کرے، یہ بات یُوں نہیں بلکہ یُوں ہے۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں تشریف لا کر ایک سُوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: لَا...!! عَافَاكَ اللّٰهُ! اللّٰہ پاک تمہیں عافیت بخشے، یہ حدیث یُوں نہیں ہے۔

جب اُن عالِم صاحب کی آنکھ کھلی تو کیا دیکھتے ہیں، وہ بیماری جو لاکھ عِلاج کے باوُجُود جاتی نہیں تھی، محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کے صدقے بیماری جا چکی تھی، وہ عالِم صاحِب بالکل تندرست ہو چکے تھے۔[1]

1... البرہان، صفحہ: 240۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی...!! اس زبانِ پاک سے جو نکلتا ہے، ہو کر رہتا ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے وِصالِ ظاہِری کے کئی سال بعد، بیداری میں نہیں بلکہ خواب میں تشریف لا کر، باقاعدہ دُعا دی نہیں، بطور تکیہ کلام ایک جملہ ارشاد فرمایا، اس خواب میں بولے گئے تکیہ کلام کی یہ تاثیر ہے کہ جیسا فرمایا تھا، فوراً ویسا ہی ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جوامِعُ الکلم عطا کئے گئے

پیارے اسلامی بھائیو! کلامِ مصطفےٰ کا ایک یہ بھی معجزہ ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو جَوَامِعُ الْکَلِمْ عطا کئے گئے ہیں۔ جَوَامِعُ الْکَلِمْ کا مطلب ہے: کم سے کم لفظوں میں بہت زیادہ مفہوم سمو دینا۔ جیسے کہتے ہیں: سمندر کو کُوزے میں بند کر دینا۔ کُوزا کتنا سا ہوتا ہے؟ چھوٹا سا۔ سمندر کتنا بڑا ہوتا ہے، یعنی سمندر کی طرح بہت زیادہ باتوں کو ایک چھوٹے سے جملے میں بیان کر دینا، اسے جَوَامِعُ الْکَلِمْ کہا جاتا ہے۔ **مسلم شریف** میں حدیثِ پاک ہے۔ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام پر 6 باتوں میں فضیلت دی گئی، (ان میں سے دو باتیں یہ ہیں:) (1): اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِم مجھے جَوَامِعُ الْکَلِم کا معجزہ عطا کیا گیا (2): وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْن اور میرے ذریعے سلسلۂ نبوت ختم کر دیا گیا۔[1]

عقیدۂ ختمِ نبوت کی ایک دلیل

پیارے اسلامی بھائیو! جَوَامِعُ الْکَلِم (یعنی کم لفظوں میں زیادہ باتیں بیان کر دینا)، یہ محبوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا معجزہ ہے اور الحمد للہ! یہ معجزہ بھی اس بات کی دلیل

1... مسلم، کتاب المساجد، صفحہ: 194، حدیث: 523 ملتقطاً۔

ہے کہ آپ آخری نبی ہیں۔ پہلے جو انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام تشریف لاتے تھے، کسی خاص قوم کے نبی ہوتے تھے، اُن کی ہدایت کا زمانہ بھی خاص ہوتا تھا، پھر دوسرے نبی تشریف لے آتے تھے، ہمارے نبی، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم چونکہ آخری نبی ہیں، آپ ساری مخلوق کے نبی ہیں، قیامت تک آپ ہی کی ہدایات پر عمل ہو گا، یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت تک آنے والے ❁ ہر دَور کے لئے ❁ ہر صدی کے لئے ❁ ہر طرح کے مُعاشرے کے لئے ❁ ہر ہر طبقے کے لئے اور ❁ ہر ایک کی زندگی کے ایک ایک لمحے کے لئے ہدایات دینی تھیں اور وقت کتنا تھا؟ 23 سال۔ لہٰذا اللہ پاک نے آپ کو جوامِعُ الکلم کا معجزہ عطا فرمایا، شان یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مختصر لفظوں میں بات ارشاد فرماتے ہیں اور اس میں اتنے مَعانی، اتنے مفہوم بیان کر دیتے ہیں کہ قیامت تک آنے والوں کی ہدایت کے لئے کافِی ہو جاتے ہیں۔

قیامت تک کی خبریں دے دِیں

مسلم شریف میں حدیثِ پاک ہے، حضرت ابو زَید رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک دِن رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فجر کی نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف لائے، خطبہ شروع فرمایا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بیان فرماتے رہے، فرماتے رہے، یہاں تک کہ **ظہر** کا وقت ہو گیا، آپ منبر سے نیچے تشریف لائے، ظہر کی نماز ادا کی، پھر خطبہ شروع فرما دیا، یہاں تک کہ **عصر** کا وقت ہو گیا، آپ نیچے تشریف لائے، عصر کی نماز ادا کی، پھر خطبہ شروع فرمایا، یہاں تک کہ **مغرب** کا وقت ہو گیا، پس جو کچھ پہلے ہو چکا تھا اور جو قیامت تک

ہونا تھا، اُس دِن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سب کچھ بیان فرما دیا۔[1]

صحابہ فرماتے ہیں: اس دِن کے بعد سے یہ حالت تھی، ہم کسی واقعہ کو دیکھتے تو یُوں لگتا جیسے یہ واقعہ پہلے بھی ہوا ہے، جب ذہن پر ذرا زور دیتے تو یاد آتا کہ یہ تو وہی بات ہے جو اس دِن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بتادی تھی۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! اس حدیثِ پاک میں ایک تو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے عِلْمِ غیب کا بیان ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم قیامت تک کی خبریں جانتے ہیں۔ پھر یہ غور فرمائیے کہ صِرْف ایک صدی کی تاریخ لکھی ہو تو سینکڑوں صفحات لگتے ہیں۔ علّامہ ذَہَبی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کتاب ہے: تَارِیْخُ الْاِسْلَام۔ اس میں آپ نے صِرْف 7 صدیوں کے اَہَم اَہَم واقعات کو ذِکْر کیا ہے۔ 15 جلدوں کی کتاب ہے اور ایک ایک جلد کے صفحات 500 سے زیادہ ہیں۔ کوئی پڑھنے میں چاہے کتنا ہی ماہِر ہو، ان 7 صدیوں کی تاریخ کو ایک دِن میں پڑھ نہیں سکے گا مگر قربان جائیے! یہ کلامِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان ہے، قیامت تک آنے والی کئی صدیوں کی خبریں... وہ بھی صِرْف اَہَم اَہَم واقعات نہیں بلکہ تفصیلی خبریں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صِرْف ایک دِن میں ارشاد فرما دیں۔ یہ ہے جَوَامِعُ الْکَلِم کی شان...!!

بس اللہ پاک ہمیں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سچّی پکّی غُلامی، سچّا عشق اور سنتوں کا دِیوانہ بننے کی توفیق نصیب فرما دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ

1... مسلم، کتاب الفتن، باب اخبار النبی... الخ، صفحہ: 1108، حدیث: 2892۔
2... اعلام الموقعین، جلد: 4، صفحہ: 112 بتصرف۔

عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

گفتگو کے آداب کتاب کی ترغیب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت مولانا الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت پیاری کتاب ہے: **گفتگو کے آداب**۔ یہ فیضانِ سُنّت جلد 3 کا ایک حصّہ ہے ❁ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا گفتگو فرمانے کا انداز کیسا تھا؟ ❁ گفتگو کے تعلق سے سنتیں کیا ہیں؟ ❁ اس کے آداب کیا ہیں؟ ❁ زبان کا درست استعمال کیسے کرنا ہے؟ ❁ اس کے غلط استعمال کے نقصانات کیا کیا ہوتے ہیں؟ وغیرہ بہت ساری دِینی معلومات اس میں شامل ہیں۔ اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے طلب فرمائیے! یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹس سے ڈاؤنلوڈ کر لیجئے! خُود بھی پڑھیئے! اور دوسروں کو اس کی ترغیب بھی ضرور دِلائیے!

نیک عمل نمبر 17 کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی گفتگو سیکھنے کرنے کے لیے ایک اچھی صحبت اور اچھا ماحول ضروری ہے الحمد للہ! اس پُرفتن دور میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کا دِینی ماحول اللہ پاک کی بڑی نعمت ہے، الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں نیک نمازی بنانے کے ساتھ ساتھ اچھے اخلاق بھی سکھائے جاتے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیم! دِین و دُنیا کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ "72 نیک اعمال" میں سے ایک نیک عمل نمبر 17 یہ ہے کہ "کیا آج آپ نے گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز یعنی

آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ یہ ایسا نیک عمل ہے جس پر عمل کی برکت سے نہ صرف ہمارے گفتگو کرنے کا انداز بہتر ہو گا بلکہ ہمارے اخلاق بھی اچھے ہوں گے کیونکہ ہر ایک سے آپ جناب سے بات کرنا اچھے اخلاق میں سے ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دُنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمت عطا کی گئی ہے تو اس کی قربت و صحبت اختیار کرو کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! ❁ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے ❁ مسلمانوں کی دِل جُوئی کی نیت سے چھوٹوں کے ساتھ شفقت بھرا اور بڑوں کے ساتھ ادب والا لہجہ رکھئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ثواب بھی ملے گا اور چھوٹے بڑے سب آپ کی عِزّت کریں گے ❁ چِلّا چِلّا کر بات کرنا سُنّت نہیں ❁ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ چھوٹے بچوں سے بھی

1... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2... اِبنِ ماجہ، کتاب الزہد، صفحہ:667، حدیث:4101۔

آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے، آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! عمدہ ہوں گے اور بچے بھی آداب سیکھیں گے ❁ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذریعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسرے کو گِھن آتی ہے ❁ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سُنّت نہیں۔

﴿اعلان﴾

بات چیت کرنے کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قبر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3 ... الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 10 ستمبر 2026ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

بات چیت کرنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب

بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگائیے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا۔ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے بچتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بلااِجازتِ شرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فحش گوئی سے کام لیتا ہے۔** فحش بات کا معنی ہے: اَلتَّعْبِیْرُ عَنِ الْاُمُوْرِ

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ... تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

اَلْمُسْتَقْبِحَةِ بِالْعِبَارَاتِ الصَّرِيْحَةِ یعنی شرمناک اُمور (مثلاً گندے اور بُرے معاملات) کا کھلے الفاظ میں تذکرہ کرنا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆دیدارِ مصطفےٰ کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے حلقوں میں اس بار شیڈول کے مطابق "دیدارِ مصطفےٰ کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

پیارے اسلامی بھائیو! دیدارِ مصطفےٰ کے لئے کثرت کے ساتھ درود و سلام کے نورانی گلدستے بارگاہِ مصطفوی میں پیش کیجئے۔ آیئے چند بار ہم درود شریف پڑھ لیتے ہیں:

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

(خزینۂ رحمت، ص99)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

---

1 ...550 سنتیں اور آداب، صفحہ: 34۔

(3)جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4)گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ واستغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں(مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے)کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے(مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے)تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7)نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد(مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ)کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا(یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح(یعنی اُلٹا رائٹ)کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں(0)کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ(72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟(3)گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5)پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟(6)کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7)شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8)کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9)آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے)سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر

ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11)راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نگاہیں نیچی رکھیں؟اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12)اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13)بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14)(گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15)اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16)"مَرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20)دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22)اپنے گھر کے جُھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23)آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25)سُنّت کے مطابق لباس (جولیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26)کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28)گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30)گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبْلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیْل ادا کی؟(34)اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35)کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبْلِیہ پڑھیں؟(36)اِنفِرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40)کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کردی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح

کہنا: ”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟ (45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یا سُنا؟ (48) اپنے والدین اور پیر و مُرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟ (52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟ (54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب و اِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق و چاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتکاف کی سَعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا ڈھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟ (62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا امام مسجد، مؤذّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

10 ستمبر 2026 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹرنیشنل افیئر کے لیے

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد